

بجلی کے پری پیڈ میڈیا نصب، نان الیکٹرک سٹی ٹیکس ختم، بلز کلیکشن نجی شعبے کو دیا جائے، چیئرمین نیپرا کاوزیر اعظم کو مشورہ

 jang.com.pk/news/740431



اشرف ملخ

اسلام آباد : ... گردشی قرضوں میں کمی کے اعداد و شمار، بل ریکوری، لائن لاسز میں کمی کے ساتھ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری انہاری (نیپرا) نے پاور سیکٹر میں بہتری پر سوالات اٹھا دیے ہیں اور ساتھ بی وزیر اعظم کے ویژن کے مطابق اس شعبے کو زیادہ باصلاحیت بنانے کیلئے اصلاحاتی پیکیج بھی پیش کیا ہے۔

نیپرا چیف نے پاور سیکٹر میں ٹریڈ یونین پر پابندی عائد، نجی شعبے کو بل کلکشن کا کام دینے، غیر موثر پاور پلاتش کو بند کرنے اور نان الیکٹریٹی ٹیکسیشن کا بوجہ ختم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

وزیر اعظم سیکریٹریٹ کے ذرائع نے دی نیوز کو بتایا ہے کہ وزیر اعظم عمران خان کی زیر صدارت پاور سیکٹر میں اصلاحات اور کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے منعقدہ اجلاس میں وزارت بجلی، نیپرا اور ورلڈ بینک کے نمائندے موجود تھے۔

غیر متوقع طور پر چیئرمین نیپرا فاروق ایچ تو سیف اجلاس نے بہت زیادہ جارحانہ رویہ اختیار کر رکھا تھا اور وزیر اعظم کو اپنے نقطہ نظر کے حوالے سے بریفنگ دی۔

دی نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ فاروق تو سیف نے نہ صرف پاور ڈوبیز کی جانب سے پیش کیے گئے گردشی قرضے کے اعداد و شمار (1782، ارب روپے) کو بھی چیلینچ کیا بلکہ نشاندہی بھی کی کہ اصل گردشی قرضہ 1.93، کھرب روپے ہے۔

اجلاس میں نیپرا چیف نے وزیر اعظم کو بتایا کہ 31 دسمبر 2019 تک گردشی قرضہ 1.856، ٹریلین روپے تھا جو جنوری 2020 کے اختتام پر بڑھ کر 1.926، ٹریلین روپے ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ 492 ارب روپے کے گردشی قرضوں میں وہ 325، ارب روپے بھی شامل ہیں جو پاور کمپنیوں کی نا اپلی کی وجہ سے ہیں۔

انہوں نے اعداد و شمار توڑتے ہوئے بتایا کہ گردشی قرضوں میں کم ریکوری کی وجہ سے 132، ارب روپے، تاخیر سے بونے والی ادائیگیوں کے سود کی وجہ سے 150، ارب روپے، پاور کمپنیوں کی جانب سے 15.7، فیصد کے لاسز (جو اصل میں 17.7، فیصد ہیں) کا بدف پورا نہ کرنے کی وجہ سے 33، ارب روپے جبکہ 10، ارب روپے جنریشن کمپنیوں کی جانب سے غیر موثر انداز سے پیداوار کی وجہ سے۔

اجلاس کو بتایا گیا کہ جون 2016ء وہ مہینہ تھا جب گردشی قرضہ جات کم سے کم سطح پر تھے اور اس وقت سے لے کر اب تک یہ قرضہ جات ہر ماہ بڑھتے جا رہے ہیں۔

جون 2017ء تک ہر ماہ بڑھنے والا اوسط گردشی قرضہ 10.8، ارب روپے تھا جب نون لیگ حکومت میں تھی، جون 2018ء میں گردشی قرضہ 25.58، ارب جبکہ جون 2019ء تک بڑھ کر 41، ارب روپے ہو گئے۔

دسمبر 2019ء میں اس میں معمولی کمی آئی اور یہ 39.67، ارب روپے ہو گئے لیکن جنوری 2020ء تک ان میں اضافہ ہوا اور یہ 42.42، ارب روپے ہو گئے۔ چیز میں نیپرا نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ 8، تھرم پاور پلانٹس کیلئے پاور سیکٹر کے 53، ارب روپے کے قرضہ جات کو ری شیڈول کر کے ادائیگیاں فی الحال موخر کی جائیں۔

سرکاری شعبہ کے پاور پلانٹس کا سالانہ 40، ارب روپے کا منافع اور ریٹرن کمپونٹ اور صارفین سے جمع کیا جانے والا 35، ارب روپے کا خالص بائیٹھ منافع جو صوبوں کو دیا جاتا ہے، بجٹ میں منتقل کیا جائے اور غیر فعال جنریشن پلانٹس کو بند کر دیا جائے۔

چیز میں نیپرا کا کہنا تھا کہ ان اقدامات کی مدد سے اچھی رقم بجائی جا سکتی ہے۔ نیلم جبل سرچارج کے نام پر صارفین سے بر سال 10، ارب روپے جمع کیے جاتے ہیں، اس سرچارج کو ختم کیا جائے۔ نان الیکٹرک سٹی ٹیکسیشن کے 250، ارب روپے ہوتے ہیں جن میں سے 175، ارب روپے گردشی قرضوں میں چلے جاتے ہیں، اسے بھی ختم کیا جائے۔

ان اقدامات کے نتیجے میں 100، ارب روپے سے بجلی کا فی یونٹ 2.72، روپے بغیر ٹیکس حاصل کیا جا سکتا ہے اور 3.43، روپے فی یونٹ ٹیکس کے ساتھ، جس سے گھریلو صارفین کو 300، یونٹ دیے جا سکتے ہیں۔ صنعتوں کیلئے یہ اسکیم 3.87، روپے فی یونٹ بغیر ٹیکس اور 4.87 فی یونٹ ٹیکس کے ساتھ ہوگی۔

انہوں نے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ بجلی پیدا کرنے والے آزاد اداروں (آئی پی پیز) کے ساتھ معابدوں پر دوبارہ مذکرات کیے جائیں کیونکہ مارک اپ میں ایک فیصد کی کمی کے نتیجے میں ہر سال ہر 100، ارب روپے کی ادائیگی پر ایک ارب روپے کی بچت ہوگی۔

فی الوقت 600، ارب روپے کی ادائیگیاں تاخیر کا شکار اور 31، دسمبر 2019ء تک آئی پی پیز کو واجب الادا ہیں۔ اس کے ساتھ یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ پاور سیکٹر میں لیبر یونینز پر پابندی عائد کی جائے، ڈسٹری بیوشن کمپنیوں سے اور انہیں کی جانب والی ادائیگیوں کا نظام بہتر بنایا جائے اور اس شعبے میں درآمد شدہ ایندھن کی مدد سے بجلی کی پیداوار پر پابندی عائد ہونا چاہئے۔

متبدل ذرائع سے بجلی پیدا کرنے کی پالیسی پر عملدرآمد اور ایل این جی کے ٹھیکوں پر ہنگامی بنیادوں پر دوبارہ مذکرات کیے جائیں تاکہ اس شعبے کو تباہی سے بچایا جا سکے۔

”لو ورنہ ادائیگی کرو“ کی بنیاد پر ٹھیک نہیں ہونا چاہئیں جبکہ تھر کول پروجیکٹ کی قیمتیں کا تعین سندھ حکومت نہیں بلکہ وفاق کو کرنا چاہئے۔

کے پی کے، پنجاب اور آزاد کشمیر میں ہائیڈرو پاور پروجیکٹس کو طویل مدتی بنیادوں پر فروغ دیا جائے اور نقصان کرنے والی ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کی نجکاری کے ساتھ پری پیٹھ میٹر نصب کرنے اور میٹر ریٹنگ اور بل کلکشن کا کام آٹوٹ سورس کرنا چاہئے اور یہ کام ترجیحی بنیادوں پر کیے جائیں۔

اس بریفنگ کے بعد، وزیر اعظم نے مشیر خزانہ حفیظ شیخ کو ہدایت کی کہ وہ نیپرا اور پاور ڈویژن کے ساتھ مل بیٹھ کر اعداد و شمار کا جائزہ لیں اور چند روز میں رپورٹ پیش کریں۔

ایم خبریں سے مزید